

وَنَفِيرُ جَلِیْسِ فِی الْزَمَارِ مَکْتَاب



میزان

تبصیرہ کتب

نام کتاب: کعبے پر پڑی جو پہلی نظر

مرتب: پروفیسر محمد اقبال جاوید

ناشر: علم و عرفان پبلیشورز، اردو بازار، لاہور

صفحات: ۳۶۳

قیمت: ۲۰ روپے

تہرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

پروفیسر محمد اقبال جاوید محقق و مرتب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب اسلوب بھی ہیں۔ اور ان کا اسلوب (بعض مقامات کے استثنائے ساتھ) نہایت دلکش اور تاثر سے بھر پور ہوتا ہے۔ پھر آپ کا کام نوعیت کے اعتبار سے بھی دیگر بہت سے محققین سے کمی و جوہ سے مختلف ہے، ایک تو حر میں آپ کی دل چھپی کا برا مرکز ہیں، اسی نسبت سے قرآنیات، سیرت اور متعلقات سیرت بھی آپ کی دل چھپوں کا خاص محور ہیں۔ دوسرا نہیوں نے ترتیب و تدوین کے کام میں بھی اپنے وسعتِ مطالعہ اور ذوقِ طبع یہے کام لے کر محقق کی محنت، پیشکش کی ندرت اور اسلوب کی نفاست سسودی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں بھی ان کے اسلوب کے تمام اجزاء ترکیبی نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب بیت اللہ کے بارے میں زائرین کے تاثرات کا قیمتی گل دستہ ہے، جس میں ۱۰۵۰ء سے لے کر ۲۰۰۵ء کے ادوار کا اس جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے کہ ہزار سال کی مسلمانوں کی تہذیبی تاریخ کی جھلکیاں بھی اس مجموعے کا حصہ بن گئی ہیں۔ اس مجموعے میں جن عظیم تاریخی شخصیات کی نگارشات کے اقتباسات شامل ہیں ان میں حکیم ناصر خرو، ابن جبیر، ابن بطوطہ، خواجہ محمد معصوم، شاہ ولی اللہ، نواب مصطفیٰ، قاضی سلیمان

منصور پوری، نواب صدیق حسن خاں، مولانا حبیب الرحمن شیر وانی، مولانا عبدالمadjد ریابادی، مولانا غلام رسول مہر، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا ابو الحسن ندوی، محمد حسین بیکل، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا منظور عمانی، ڈاکٹر سید محمد ابوالحیر کشفی، ڈاکٹر محمود الحسن عارف اور مولانا ظلم ندوی جیسے اساما شامل ہیں۔

کتاب نظر اور نظم دونوں اصناف میں کا احاطہ کرتی ہے، چنانچہ حصہ نظم میں جن اساطین کی نمائندگی شامل ہے، ان میں سے چند اسایہ ہیں مید صدیقی، ماہر القادری، مولانا سید ابوذر بخاری، نعیم صدیقی، شورش کا شیری، حافظہ دھیانوی، سعد عثمانی، صحیح رحمانی اور لیث قریشی۔

اس مجموعے کی ایک خوبی یہ ہے کہ ان مصنفوں کے کوائف بھی زیادہ تر درج کر دیے گئے ہیں۔ جن کے اقتباسات کتاب کا حصہ ہیں۔ اس التزام نے کتاب کی معنوی اہمیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

آغاز میں الحمد للہ کے زیر عنوان فاضل مرتب نے دو صفحات تحریر کئے ہیں، ایک اقتباس آپ

بھی ملاحظہ کیجئے:

ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ وہی ہر تعریف کا حقیقی مستحق ہے۔ تحسین پر حسن کا حق ہے مگر ہر حسن، اسی کے حسین ہونے کی بنا پر نظر افرزوں ہے۔ الحمد للہ ہی ایک ایسا پسندیدہ کلمہ ہے جس سے میزان بھرتی اور نعمتوں بڑھتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ اسی کی نگہ لطف سے دل کو بینائی، زبان کو رعنائی اور سوچ کو سچائی ملتی ہے۔

اسی کے التفات سے رفتار میں وقار اور کردار میں اعتبار ابھرتا ہے۔ حمد، ذکر کی ایک حسین کہکشاں اور یاد کی ایک دل آؤین تو سوس قرخ ہے۔ اسی سے تصور مہکتا اور درد چہکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تصور کا حسن چھن جائے تو دل ایک پارہ سنگ ہے اور یاد کی رنگینی باقی نہ رہے تو زندگی ایک کرب ناک شب تہائی ہے۔

حمد دل کی سعادت، جیسیں کانور اور نطق کی معراج ہے۔ یہ سینے میں گداز بن کر اترتی، آنکھوں میں شبتم بن کر تیرتی اور روح میں لطافت بن کر نکھرتی ہے۔ یہ

ہم خاکیوں کا اعزاز بھی ہے اور تند سیبوں کا شعار بھی۔ یہ فطرت کے بے تاب سینے کی ہوک اور چاہت سے لبریز دل کی ترپ ہے۔ عمل کا حسن اور ایمان کا نور ہے۔ اسی سے نیاز کو ناز اور حجدوں کو گداز ملتا ہے، اسی سے حضور ناز میں دعا مسجاپ اور شوق باریاب ہوتا ہے۔ یہ نجات کا پروانہ اور مغفرت کا وثیقہ ہے۔